Regd No. L. 5254   61   بسم اللہ الرحمن الرحیم   رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲/۸ "

یوم سہ شنبہ

۱۷ رجب المرجب ۱۳۷۰ھ

فی پرچہ ۱/-

جلد ۳۹/۵ | ۲۴ شہادت ۱۳۳۰ھش | ۲۴ اپریل ۱۹۵۱ء | نمبر ۹۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ اپریل (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

لاہور ۲۳ اپریل ۔ آج رات (نو بجے) عزیزی ممتاز نصر اللہ خان دو ہفتہ بیمار رہ کر سات ماہ کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر لاہور کا نواسہ تھا۔ مرحوم کی نعش کل صبح سویرے ربوہ لے جائی جا رہی ہے۔ احباب مرحوم کے متعلقین کے لئے صبر جمیل اور نعم البدل کی دعا فرمائیں۔ (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)

پاکستان کی مرکزی وزارت میں ۲ نئے وزیروں کے تقرر کا اعلان

کراچی ۲۳ اپریل آج سرکاری طور پر مرکزی حکومت میں دو نئے وزیروں کے تقرر کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس اعلان کے مطابق ان نئے وزراء میں مسٹر عزیز الدین احمد اور مسٹر غیاث الدین پٹھان کے نام شامل ہیں۔ مسٹر عزیز الدین "وزیر مملکت" اور مسٹر غیاث الدین پٹھان نائب وزیر مقرر ہوئے ہیں۔ آج صبح دونوں نے گورنر جنرل ہاؤس میں حلف وفاداری اٹھا کر نئے عہدوں کا چارج لیا۔ یہ دونوں وزیر مشرقی بنگال کے رہنے والے ہیں۔ مسٹر عزیز الدین احمد نے ۱۹۴۹ء میں تعلقات دولت مشترکہ کی کانفرنس منعقدہ ٹورنٹو (کینیڈا) میں پاکستان کی نمائندگی کی تھی۔ نیز ۱۹۴۹ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں جو پاکستانی وفد شریک ہوا تھا۔ آپ اس کے بھی رکن تھے۔ مسٹر غیاث الدین پٹھان انٹر پارلیمنٹری یونین کی ڈبلن کانفرنس میں پاکستان کی طرف سے شریک ہوئے تھے۔

برطانوی تجارتی بورڈ کے صدر بھی مستعفی ہو گئے
نئے انتخابات کی توقع

لنڈن ۲۳ اپریل ۔ برطانوی کابینہ میں بورڈ آف ٹریڈ کے صدر ہیرلڈ ولسن نے بھی استعفیٰ دے دیا ہے کل رات وزیر مال مسٹر بیوان نے بجٹ کے متعلق بعض بنیادی اختلافات کی بناء پر استعفیٰ دیا تھا۔ آج وہ دار العوام میں ایک توضیحی بیان دے رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ بجٹ میں مختلف طبقوں کے مفادات کا مناسب طور پر خیال نہیں رکھا گیا ہے۔ نیز فوجی اخراجات اس قدر زیادہ رکھے گئے ہیں کہ ان کو پورا کرنا کسی طرح ممکن نہیں ہے بی بی سی کا کہنا ہے کہ ان استعفوں کی وجہ سے برطانوی حکومت میں کسی بڑے ردو بدل کا امکان نہیں ہے مستعفی ارکان کے جانشینوں کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔ اس کے برخلاف ایک ایجنسی کی اطلاع مظہر ہے کہ دو وزیروں کے استعفیٰ کے بعد اس بات کا بہت امکان ہے۔ کہ موجودہ حکومت عنقریب ٹوٹ جائے گی۔ اور مسٹر ایٹلی کو مجبور ہو کر نئے انتخابات کا اعلان کرنا پڑیگا۔

ایک حالیہ ضمنی انتخاب میں کنزرویٹو امیدوار کی کامیابی کے بعد اب لیبر حکومت کو صرف تین ممبروں کی اکثریت حاصل ہے۔

ایک اور خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق برطانوی کابینہ کے وزیر سپلائی اور وزیر جنگ کے بھی بہت جلد مستعفی ہونے کا امکان ہے۔

سرکاری ملازموں کے لئے منتقلی الاؤنس

کراچی ۲۳ اپریل ۔ مشرقی پاکستان کے جو ملازم مغربی پاکستان میں یا مغربی پاکستان کے مشرقی پاکستان میں تبدیل کئے جاتے ہیں حکومت نے انہیں منتقلی الاؤنس دینا منظور کیا ہے۔ درجہ اول اور درجہ دوم کے افسروں کو تنخواہوں کے بیس فیصدی کے مطابق الاؤنس دیا جائے گا۔ جو کسی صورت میں ۵۰ سے کم اور ۲۰۰ سے زیادہ نہیں ہوگا۔ درجہ سوم کے ملازمین کو تنخواہ کا ۲۰ فیصدی کے مطابق الاؤنس دیا جائیگا جو کسی صورت میں ۲۰ سے کم اور ۱۰۰ سے زیادہ نہ ہوگا۔ اور درجہ چہارم کے ملازموں کو ۱۰ روپے سے کم منتقلی الاؤنس نہیں ملے گا۔

وزیر اعلیٰ سندھ کی تصریحات

کراچی ۲۳ اپریل ۔ آج وزیر اعلیٰ سندھ نے بتایا کہ صوبے کی شاہراہوں پر ایک کروڑ سے زیادہ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ بالائی حصہ کے بند کا کام ۱۹۵۳ء میں شروع ہوگا۔ اور ۱۹۵۶ء میں مکمل ہو جائے گا۔ آپ نے صوبے میں مفت لازمی تعلیم کی سکیم کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ جو زمیندار یا ہاری ایک ہزار روپیہ سے کم مالیہ دیتے ہیں یا جن سرکاری ملازموں کو ۵۰ روپے یا اس سے کم تنخواہ ملتی ہے۔ ان کے بچوں کو مفت تعلیم دی جایا کرے گی۔

ریلوں کی عام آمد و رفت کے متعلق کانفرنس

کراچی ۲۳ اپریل ۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہندوستان نے دونوں ملکوں میں ریل گاڑیوں کی عام آمد و رفت کے متعلق بین المستعمراتی کانفرنس کا انعقاد منظور کر لیا ہے۔ جب ہندوستان نے پاکستانی کرنسی کی شرح کو قبول کیا تھا۔ حکومت پاکستان نے اس کے معاً بعد ہندوستان کو ریلوں کی آمد و رفت کے متعلق اس مہینے کے وسط میں ایک مشترکہ کانفرنس کے متعلق لکھا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ اب پاکستان نے ہندوستان کے جس خط کا جواب بھیجا ہے۔ اس میں ہندوستان ۷ سے ۱۲ مئی تک نئی دہلی میں ایسی کانفرنس کے انعقاد کی تجویز پیش کی ہے۔

— کراچی ۲۳ اپریل ۔ وزیر داخلہ پاکستان آج مشرقی بنگال کے سات روزہ دورہ ڈھاکہ کے لئے روانہ ہو گئے۔

روس کی نگرانی میں ایشیائی فضائیہ کی تشکیل

لنڈن ۲۳ اپریل ۔ معلوم ہوا ہے کہ موسم سرما میں روس کی نگرانی میں چین اور سائبیریا میں ایک ایشیائی فضائیہ تیار کی گئی ہے۔ جو چینی ۔ روسی ۔ بری فلسطینی اور دوسرے افراد پر مشتمل ہے۔ ٹوکیو کی اطلاع کے مطابق کہ گزشتہ دو ہفتوں سے چینی اور شمالی کوریا والوں کی فضائی سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ سائبیریا اور منچوریا میں اس ایشیائی فضائیہ کے تربیتی اسکول ہیں جن کا عملہ روسی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے وہ برگزیدہ رسول ہیں جن کی تائید اور عزت ظاہر کرنے کے لئے خدا نے دنیا کو بڑے بڑے نمونے دکھلائے ہیں جن سے ۲۰ کروڑ انسانوں کا محمدی درگاہ پر سر جھکا دکھا ہے۔ اگرچہ ہر ایک نبی اپنی نبوت کی سچائی کے لئے کچھ ثبوت رکھتا تھا۔ لیکن جس قدر آنحضرت کی نبوت کے بارے میں نشان ہیں۔ جو آج تک ظاہر ہو رہے ہیں۔ ان کی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔" (پیغام صلح صفحہ ۳۲)

مہاجرین کی مستقل آباد کاری

چنیوٹ ۲۳ اپریل ۔ وزیر آباد کاری ڈاکٹر شیخ فضل الٰہی پراچہ نے کل یہاں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ایک بار پھر اعلان کیا کہ آئندہ ایک سال کے اندر اندر ہر ایک مہاجر کو مستقل طور پر آباد کر دیا جائے گا۔ ہر ایک کے نام حسب ضرورت زمین یا دوکان اور مکان وغیرہ کی الاٹمنٹ عمل میں آ جائے گی۔ آپ نے لوگوں کو تلقین کی کہ وہ صبر سے کام لیں اور حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔ تاکہ حکومت اپنے فیصلے کو جلد سے جلد عملی جامہ پہنا سکے۔ آپ نے کہا حکومت بڑے شہروں میں مکانات بنانے سڑکیں تعمیر کرنے اور نئی بستیاں آباد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مہاجرین سے کرایہ ایسی قسطوں میں وصول کیا جائے گا کہ وہ بسہولت ادا کر سکیں۔

امرتسر سے واہگہ تک اومنی بس کا انتظام

لاہور ۲۳ اپریل ۔ ہندوستان میں مقیم پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ امرتسر ریلوے سٹیشن سے پاکستان کی سرحد تک کے مسافروں کو لے جانے کے لئے اومنی بس کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ یہ انتظام یکم مئی سے شروع ہوگا۔ اس بس کا کرایہ ۱۰ آنے فی سواری اور زائد سامان کے لئے ۴ آنے فی من کے حساب سے ہوگا یہ انتظام ان شکایات کی وجہ سے کیا گیا ہے کہ امرتسر ریلوے سٹیشن پر قلی اور واہگہ سرحد تک ٹیکسی والے پاکستانی مسافروں سے زیادہ اجرت وصول کرتے ہیں۔

لاہور ۲۳ اپریل ۔ آج خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح نے پنجاب گرل گائڈز کے ورزشی مظاہرے دیکھے۔ جن میں ایک ہزار سے زیادہ گائڈز نے حصہ لیا۔ آخر میں محترمہ نے گائیڈز عوام کی بہبودی کے لئے قومی ترقی کی شاہراہ پر زیادہ تیزی سے گامزن ہونے کی تلقین کی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز میں طبع کرا کر ۱۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

سیکرٹریان تبلیغ کی توجہ کیلئے

ہر احمدی سے سالانہ پندرہ دن تبلیغ کے لئے وقف کرائے جائیں

جملہ سیکرٹریان تبلیغ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کے ماتحت ہر سیکرٹری تبلیغ کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنی جماعت کے ہر احمدی سے سال میں ۱۵ دن تبلیغ کے لئے وقف کرائے۔ اور اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھے۔ ان واقفین کو اردگرد کے علاقہ میں تبلیغ کے لئے بھجوایا جائے۔ اور نتائج کا ریکارڈ رکھا جائے۔

کسی کام کے نتیجہ کو دیکھنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے شروع کرنے سے قبل آخری مقصد کا فیصلہ کر لیا جائے۔ کہ ہمیں فلاں مقصد حاصل کرنا ہے اس کے بعد ہر واقف اپنی جدوجہد کرے۔ مثلاً ہر واقف اپنے پندرہ روزہ وقف میں کم از کم ۳۰۰ افراد تک احمدیت کا پیغام اس طور سے پہونچائے کہ اس کو یہ تسلی ہو جائے۔ کہ اس نے اپنے مخاطب پر اتمام حجت کر دی ہے اگر ہر احمدی یہ فیصلہ کرے کہ وہ اس کام کو کر کے چین لے گا۔ تو یقیناً فلاح ہمارے قدم چومے گی۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ کا امتحان

لجنہ اماء اللہ کے امتحان کی تاریخ بجائے ۲۹ اپریل کے ۷ مئی مقرر کر دی گئی ہے۔ اس لئے لجنات زیادہ سے زیادہ ممبرات کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ امتحان قرآن مجید کے تیسرے پارے کا ترجمہ اور کتاب تجلیات الٰہیہ کا ہوگا۔ کتاب دفتر لجنہ اماء اللہ سے مل سکے گی۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

درخواست دعا

عرصہ دراز سے میری مامی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد علی خان صاحب نوابشاہ سندھ بیمار چلے آرہے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں درویشان قادیان اور جملہ احباب سے محترمی مامی صاحبہ کے لئے درد دل سے صحت کاملہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(خاکسار ظفر اللہ خان نوابشاہ سندھ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ کلام

کچھ آجکل کے مسلمانوں کے متعلق

۱ چاند چمکا ہے - گال ہیں ایسے | تاج ہو جیسے - بال ہیں ایسے

۲ تن پہ کمخواب پیٹ میں حلوان | جاں پہ ان کی وبال ہیں ایسے

۳ جن کو عقبیٰ کا فکر رہتا ہو | ہیں - مگر خال خال ہیں ایسے

۴ لُوٹنے سے انہیں کہاں فرصت | وہ پریشان حال ہیں ایسے

۵ لیڈرِ قوم بھی ہیں ڈاکو بھی | اُن کے اندر کمال ہیں ایسے

۶ مے کے پھندے میں جو پھنسا سو پھنسا | اس کے مضبوط جال ہیں ایسے

۷ جل کے رہ جاتے ہیں تمام افکار | دِل کے اندر اُبال ہیں ایسے

۸ جو کہ شرمندۂ جواب نہیں | اُن کے دِل میں سوال ہیں ایسے

۹ اُن کو فرصت ہی صلح کی کب ہے؟ | وقفِ جنگ و جدال ہیں ایسے

۱۰ وُہ کریں بے وفائی! اے توبہ | آپ کے ہی خیال ہیں ایسے

۱۱ قوم کے مال پھر خیانت سے | کون چھوڑے یہ مال ہیں ایسے

۱۲ سجدۂ بارگہ بھی بوجھل ہے | کیا کریں وہ نڈھال ہیں ایسے

۱۳ گالیاں نتیجۂ کلام اُن کا | پر عدو خوشخصال ہیں ایسے

۱۴ دِین و دُنیا کی سُدھ نہیں اُن کو | محوِ حُسن و جمال ہیں ایسے

۱۵ توڑنے کو بھی دل نہیں کرتا | یہ محبت کے جال ہیں ایسے

۱۶ ساری دنیا میں ڈنک پھینکیں گے | میرے بھی کچھ غزال ہیں ایسے

تصحیح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی نظم جو ۱۹ اپریل ۱۹۵۱ء صـ۲ پر شائع ہوئی ہے۔ اس کے آٹھویں شعر کا دوسرا مصرعہ پریس میں اڑ جانے کی وجہ سے غلط ہو گیا ہے۔ اصل شعر مندرجہ ذیل ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

مرا حبیب تو بستا ہے میری آنکھوں میں
مجھے حسینوں کے در اور بام سے کیا کام

امراء و سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ سال کے اندر اندر اپنا بجٹ پورا کرنے کی طرف فوری توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۵۱ء کو ختم ہو رہا ہے۔ لیکن بعض جماعتوں کے ذمہ ابھی تک بجٹ کے مقابلہ میں کافی رقوم بقایا ہیں۔ کیونکہ اب سال ختم ہونے میں صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا ہے اس لئے جملہ امراء و سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس عرصہ کے اندر اندر اپنی پوری کوشش اور توجہ اس کام میں صرف کر دیں تاکہ سال ختم ہونے پر جماعت کے کسی دوست کے ذمہ بقایا نہ رہے۔ ابھی وقت ہے کہ آپ اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے سال کے ختم ہونے سے پہلے پہلے جماعت کے ہر فرد سے بجٹ کے مطابق وصولی کا انتظام کر کے اپنے فرائض سے سبکدوش ہوں اور اپنے خدا کے حضور سرخرو ہوں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

درخواست دُعا

خاکسار کے والد ماجد اخوند محمد اکبر خانصاحب ملتان میں بعارضہ اسہال بیمار ہیں۔ نیز خاکسار کے خالہ زاد بھائی رشید علی خان ابن ہادی علی خانصاحب کا میو ہسپتال میں گلے و ناک کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب کی خدمت میں نہایت دردمندانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار اخوند فیاض احمد لاہور

تقرر امیر جماعت احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ضلع سیالکوٹ کی مندرجہ ذیل جماعتوں پر مشتمل نیا حلقہ امارت منظور فرماتے ہوئے اس حلقہ کیلئے مکرم کرنل چوہدری نظام الدین صاحب ساکن پنجگرائیں ڈاکخانہ رچھاڑا تحصیل ڈسکہ کا تقرر بطور امیر حلقہ ۳۰ اپریل ۱۹۵۳ء تک منظور فرمایا ہے جماعتیں نوٹ کرلیں۔ اس حلقہ کا نام "حلقہ امارت پنجگرائیں" ہوگا۔

کوٹ کوڑا - پیرو چک ڈوگری گھمن - کالیکی - کوٹلہ - نوتن - نائی والہ - چھجڑوال

ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

روزنامہ الفضل لاہور
۲۴ اپریل ۱۹۵۱ء

احراری لیڈر

احراری لیڈروں کی تاریخ کے سرسری مطالعہ سے بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ ہمیشہ چند ٹکوں کے لئے اسلام اور مسلمانوں کو بیچتے آئے ہیں۔ ان کی جدوجہد سراسر تخریبی رہی ہے۔ وہ ان عاقبت نااندیش لوگوں کی طرح زندگی بسر کرتے رہے۔ جو پُرامن شہریوں کو دھمکی دے کر مال بیتے ہیں۔ اور اس طرح اپنا گذارا چلاتے ہیں۔ جب پہلا مال ختم ہوجاتا ہے تو پھر تازہ دم ہوکر نکلتے ہیں حلال کی روزی کمانا ان کے لئے دوبھر ہوتا ہے

تقسیم سے پہلے جو انتخابات ہوئے ان میں مسلم لیگ سے شکست فاش کھا کر کچھ احراری لیڈر جو ذرا دور اندیش تھے۔ مجلس احرار سے علیٰحدہ ہوگئے تقسیم کے بعد کچھ بھارت میں رہ گئے۔ اور جن کو مجبوراً پاکستان آنا پڑا یا پاکستان سے بھاگ کر نہ جا سکے وہ یہاں۔ . . . . . .
. . پہلے تو دبکے رہے مگر جب انہوں نے دیکھا کہ قائداعظم نے احراریوں کے لئے جس کے وہ سزاوار تھے۔ کوئی پھانسی نہیں لگوائی تو وہ اپنے بلوں سے جھانک جھانک کر دیکھنے لگے۔ اور جب انہیں یقین ہوگیا کہ اب انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ تو وہ آہستہ آہستہ نہایت حزم و احتیاط سے بھیس بدل کر باہر نکلنے لگے اس وقت ان کی یہ حالت تھی کہ کوئی مسلمان ان کو منہ نہیں لگاتا تھا۔ ان کو پاس پھٹکنے نہیں دیتا تھا۔ الغرض ان کا بڑا حال تھا۔ سو یہ ناکام لیڈر سر جوڑ کر بیٹھے اور گورمنا بچایا۔ آخر یہ فیصلہ کیا کہ مجلس احرار ہی توڑ دی جائے۔ جب اس سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوا تو انہوں نے فریب دینے کے لئے اعلان کیا کہ ہم مسلم لیگ سے سیاست میں شکست تسلیم کرتے ہیں آئندہ ہم صرف تبلیغ کیا کریں گے۔ اگرچہ شروع شروع میں مسلم لیگ اس فریب میں نہیں آئی۔ مگر افسوس ہے کہ انتخابات کے قریب آکر وہ فریب کھا گئی۔

اس فریب کھانے کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان احراری لیڈروں نے اپنے پاؤں جمانے اور روزی کمانے کے وہی پرانا حربہ استعمال کیا۔ یعنی احمدیت کے خلاف افترا طرازی کرکے مسلمانوں میں اس فعال جماعت کے خلاف منافرت کے جذبات ابھارنے لگے۔ دوسری طرف شیعہ سنّی کا جھگڑا پیدا کیا اور عوام کے دلوں ہیجان پیدا کردیا۔ اس لئے مسلم لیگ نے لقمہ ودہن . . . . پر عمل کیا۔ یہاں ایک بات یہ بھی قابل غور ہے کہ مودودی صاحب کی جماعت اور احراری بظاہر الگ الگ کام کرتے ہیں۔ لیکن دراصل یہ ایک ہی سانپ کے دو مونہہ ہیں۔ ان دونوں جماعتوں کا مقصد ایک ہی ہے کہ اسلام کے پردہ میں پاکستان کے مسلمانوں کو مسلم لیگ کے خلاف کیا جائے ان دونوں میں بظاہر جو تفرقہ نظر آتی ہے۔ وہ محض تقسیم کار کی وجہ سے ہے۔ مودودی صاحب احراریوں سے قلبہ رانی کا کام لیتے ہیں جب وہ قلبہ رانی کر چکتے ہیں۔ تو وہ اپنی حکومت الٰہیہ کی تخم ریزی کرتے ہیں۔ کمیونسٹوں کے علاوہ ان دونوں جماعتوں نے ملک میں جو موجودہ حکومت کے خلاف بد دلی اور ہیجان پیدا کردیا تھا اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے دوسری طرف جناح مسلم لیگ معرض وجود میں آئی۔ احراری چونکہ بطور سیاسی پارٹی کے مرچکے تھے اور بھوکے تھے۔ اور کھلم کھلا مسلم لیگ کے مقابلہ میں نہیں آسکتے تھے۔ اسلئے انہوں نے بظاہر تو مسلم لیگ سے سمجھوتہ کرلیا مگر در پردہ وہ انتشار پسندوں کے ساتھ ہی کام کرتے رہے۔ اور چونکہ ان کے پاس احمدیت دشمنی کی ایک آزمودہ اوٹ موجود تھی اسلئے وہ مسلم لیگ کو کامل دھوکہ دینے میں بظاہر کامیاب ہوگئے۔ مکر ع

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

پر تو مسلم لیگ کی خوش قسمتی ہے کہ وہ احراری مار آستین کے اس وار سے بھی بچ نکلی ہے ورنہ اس نے اس کے جسم میں اپنی کچلیاں پوری پوری طرح گاڑ دی تھیں۔

الغرض مسلم لیگ کے خلاف ملک میں جو مخالفت ہوئی ہے۔ اس میں کمیونسٹوں اور مودودی صاحب کی اسلامی جماعت کے ساتھ ساتھ احراریوں کا بھی عظیم حصہ ہے۔ اور ہم کو یقین ہے۔ کہ انتخابات کے دوران میں یہ حقیقت مسلم لیگ پر خوب واضح ہوچکی ہے۔ مگر اسکے ساتھ بظاہر ہمیں یہ بھی محسوس ہو رہا ہے کہ احراریوں کے متعلق مسلم لیگی حکومت اب بھی شاید وہی غلطی کررہی ہے۔ جو اس نے تقسیم کے بعد ان کو قرار واقعی سزا نہ دے کر کی تھی۔ اور اگر واقعی مسلم لیگ نے پھر یہ غلطی کی تو اسے کسی وقت اس کا بہت بڑا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ اگر مسلم لیگ نے اس فتنہ کو چھوٹا سمجھ کر اسی طرح نظر انداز کئے رکھا۔ اور اس کو اسی طرح ابھرنے کا موقع دیا۔ تو یقیناً ملک و قوم کے لئے یہ بھی عظیم خطرہ ثابت ہوگا۔ جس طرح وہ تقسیم سے پہلے ہوا تھا۔

جناح عوامی لیگ، کمیونسٹوں اور مودودی صاحب کی جماعت سے بھی زیادہ خطرناک احراری گروہ ہے۔ کیونکہ اول الذکر جماعتیں بظاہر پھر بھی کسی اصول کی پابند ہیں اسلئے ان کا انسداد اتنا مشکل نہیں ہے مگر احراری پن ایک ایسا مرض ہے۔ جس کا کوئی اصول نہیں ہے۔ جس کا کمال فن فریب دینا اور بھروپ بھرنا ہے۔ جس کا کوئی ضمیر نہیں نہ کوئی دین ایمان ہے جو چند ٹکوں کے لئے ملک و قوم کے ہر مفاد کو ہر خریدار کے پاس فروخت کرسکتا ہے۔

کہاں ہیں

(۱) ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب میڈیکل پریکٹیشنر کارخانہ بازار ننکانہ ضلع شیخوپورہ
(۲) محمد صدیق صاحب احمدی ریلوے روڈ متصل امرت دھارا بلڈنگ لاہور
(۳) خوشنودی بیگم صاحبہ بیوہ قاسم علی خانصاحب مرحوم مہاجر قادیان
(۴) اسلم وحید صاحب سٹوڈنٹ بی۔اے۔ اسلامیہ کالج لاہور
(۵) چوہدری روشن الدین صاحب موضع ڈھاگرہ چک ۹ ڈاکخانہ رحیم یار خاں
(۶) حافظ عطاء الحق صاحب پسر منشی عبدالحق صاحب کاتب محلہ دارالعلوم قادیان
(۷) عبدالرحمٰن صاحب ولد ڈاکٹر فیاض الدین خانصاحب قوم پٹھان ساکن بھاگلپور
(۸) عبدالحمید صاحب سعید حیدرآبادی اکونٹنٹ نیشنل بنک مری روڈ راولپنڈی
(۹) محمد حنیف صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب فیروزپور
(۱۰) شیخ محمد عبداللہ صاحب ولد شیخ فضل کریم صاحب مہاجر قادیان
(۱۱) شیخ اللہ رکھا صاحب ولد شیخ عطا محمد صاحب ڈپٹی انسپکٹر راولپنڈی
(۱۲) میاں عبدالرحیم صاحب ادھلوی ٹھیکیدار منیر آباد حال کراچی۔
(۱۳) ملک بشیر احمد صاحب ولد ملک محمد حسین صاحب سکنہ دھرم کوٹ رندھاوا

جہاں کہیں ہوں خود اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ اگر ان احباب کے کسی رشتہ دار کی نظر سے یہ اعلان گذرے تو نظارت ہذا کو ان کے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمادیں (نظارت بیت المال)

تقرر امیر جماعت احمدیہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری غلام محمد صاحب آف پوہلہ مہار ڈاکخانہ ہیندر کے جٹاں۔ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ کا تقرر بطور امیر ہائے احمدیہ حلقہ پوہلہ مہار ضلع سیالکوٹ ۳۰ شہادت ۱۳۳۰ھش / اپریل ۱۹۵۳ء تک اور مکرم حاجی خدابخش صاحب آف میانوالی کا تقرر بطور نائب امیر حلقہ مذکور عرصہ مذکورہ کے لئے منظور فرمالیا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ کرلیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

مقاطعہ کی سزا

"خواجہ عبدالمجید پسر خواجہ محمد شریف صاحب سبزی فروش ربوہ اور محمد یوسف صاحب راجپوت پسر محمد یعقوب صاحب راجپوت سابق ساکن سادھوچہ حال چک پنیاران تحصیل ننکانہ ڈاکخانہ گنگاپور کو بعض ناپسندیدہ حرکات کی بناء پر مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے" احباب مطلع رہیں۔

(نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ریفریشر کورس برائے دیہاتی مبلغین

جملہ دیہاتی مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ریفریشر کورس کی کلاس ۱۰ کو شروع ہوگی۔ تمام دیہاتی مبلغین کورس میں شمولیت کی غرض سے ۸ مئی ۱۹۵۱ء شام تک ربوہ پہنچ جائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

ولادت: عزیزم شیخ محمد شریف ولد شیخ امام الدین صاحب کو خدا تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں نومولود کو مولا کریم خادم دین بنائے اور زچہ کو کاملہ صحت عطا فرمائے۔

سردار محمد دائم

تبلیغ اسلام اور ہمارا فرض

(از قاضی محمد بشیر صاحب کوروال)

(گذشتہ سے پیوستہ)

آج اللہ تعالےٰ نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیج کر پھر ہمیں زندگی عطا فرمائی۔ اس زندگی کے بقا اور دوام کے لئے اطاعتِ امام اور قربانی ہی ایک ایسا شعار ہے۔ جو ہمیں ہمیشہ کے لئے اقوام عالم میں ممتاز کر سکتا ہے۔ آج دنیا مادیت میں فنا ہو رہی ہے۔ مذہب کا نام صرف گرجاؤں۔ کلیساؤں چند خانقاہوں اور چند مسجدوں میں رہ گیا۔ مگر وہ بھی محض رسم کے طور پر۔ خدا تعالےٰ کا جلال لوگوں کے دلوں سے مفقود ہو گیا۔ دنیا کے لوگ معبود حقیقی کو فراموش کر چکے۔ اللہ تعالےٰ نے آج ہماری جماعت کو دنیا کی رہبری کے لئے چنا۔ یہ کتنا عظیم مقصد ہے۔ اور کتنا کٹھن کام۔ یہ ہم سے جان۔ مال اور عزت کی قربانی چاہتا ہے۔ وقت کی قربانی چاہتا ہے۔ اولادوں کی قربانی چاہتا ہے۔ اور ہم تبھی زندہ رہ سکتے ہیں۔ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہمیں تبھی زندہ رکھ سکتا ہے۔ اگر ہم اسکی راہ میں مرنے کے لئے مستعد ہوں گے۔ کیونکہ زندگی موت کے رستوں کو طے کرنے کے بعد ملتی ہے۔ ان مع العسر یسرًا

ہمارے ذمہ تبلیغ اسلام کا کٹھن کام لگایا گیا ہے اسلام کو اکناف عالم میں پھیلانا اور دنیا کو حلقہ بگوش اسلام کرنا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام پھیلانا ہمارا کام ہے اور ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رہنمائی عطا فرما کر اللہ تعالےٰ نے ہم سے یہ توقع کی کہ ہم اس دین کو دنیا کے کناروں تک پھیلا دیں پس آؤ کہ ہم میں سے ہر ایک اس بلند اور پاکیزہ مقصد کے لئے اپنے پورے جوش اور عزم کے ساتھ ہمہ تن مشغول ہو جائے۔ تاہم اس عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔ جو ہم نے حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہوتے ہوئے کیا۔ کہ

"میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا"

یہ ایک عہد ہے جو ہم نے ایک نبی سے کیا۔ کسی معمولی شخص سے نہیں۔ بلکہ زمانہ کے امام سے۔ ایک معمولی اور عام انسان سے کئے ہوئے عہد کی پابندی بھی کتنی اہم اور لازمی ہوتی ہے۔ مگر یہ عہد تو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا۔ اسکی پابندی ہمارے لئے کتنی ضروری ہے۔ اور پھر یہ عہد حضرت مسیح موعودؑ سے ہی نہیں۔ بلکہ اللہ تعالےٰ سے کیا گیا۔ کیونکہ وہ تو ایک واسطہ ہیں بندے اور خدا کے درمیان۔ اور اللہ تعالےٰ سے عہد کرنے کے بعد اس کو توڑنا کتنا خطرناک اور کتنا روح فرسا ہے۔ اللہ تعالےٰ خود فرماتے ہیں:۔

واوفوا بعھد اللہ اذا عاھدتم (نحل ع ۱۳)

کہ جب تم اللہ تعالےٰ سے کوئی عہد باندھو۔ تو اسے پورا کرو۔

یہ تبلیغ اور اشاعت دین خدا کی جماعتوں کا حقیقی شعار ہے۔ اور یہ کوئی ایسا کام نہیں۔ کہ جس کے خوشکن اور شاندار نتائج سے ہم آگاہ نہ ہوں۔ دنیا نے کئی بار یہ نظارے دیکھے۔ ہمارے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی زندگی میں اس کام کو انتہائی عروج پر پہنچایا۔ اور صحابہؓ نے اس طریق کو اپنی قربانیوں سے پھیلایا۔ اور اس کے لئے اپنے خون کو نثار کیا۔ تب دنیا نے اس کے شاندار نتائج دیکھے۔ کہ اسلام عرب سے نکل کر تمام دنیا میں پھیلا۔ نہ صرف پھیلا۔ بلکہ اس نے دنیا کی قوموں کی رہنمائی کی۔ اور اپنے تمدن اور تہذیب سے ان قوموں کو ترقی دی۔ یہاں تک کہ آج کی مہذب کہلانے والی ترقی یافتہ اقوام کا ذرہ ذرہ ان جانباز تبلیغ اور دین کی اشاعت کرنے والی جماعت کے پروانوں کا مرہونِ منت ہے۔ پس یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ جس کا حصول ناممکن ہو۔ خدا کے نبیوں کی جماعتیں تبلیغ دین کرتی رہیں۔ اور یہی ہمیں حکم دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار ہمیں اسکی طرف توجہ دلائی ہے۔

(۱) کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر (آل عمران ع ۱۲)

تم خیر امت ہو۔ جو کہ لوگوں کے لئے اور ان کی بہتری کے لئے ہو۔ تم نیکی کا حکم کرو۔ اور برائیوں سے منع کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو بہترین امت قرار دیتے ہوئے یہ بیان فرمایا ہے۔ کہ اخرجت للناس۔ کہ تمہاری حیات کا مقصد ہی یہ ہے۔ کہ تم دوسروں کو زندگی بخشو۔ اپنے ہمسایوں اور بنی نوع انسان کو نیکی کا سبق سکھاؤ۔ اور برائی سے منع کرو۔ امت محمدیہ کا ہر فرد اس کا مخاطب ہے۔ اور خصوصًا آج ہم جو اس امر کے مدعی ہیں۔ کہ اب اسلام کا جھنڈا ہمارے ذریعہ ہی دنیا پر پھیلے گا۔ اور اب دنیا کی رہنمائی اور قیادت ہمارے ہی ہاتھوں ہو گی۔ میرے بھائیو یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، جو فرض ہے۔ اور چند لوگوں پر نہیں۔ بلکہ ہر فرد پر۔ وہ عالم ہو یا نہ ہو۔ وہ امی ہو یا تعلیمیافتہ۔ وہ آقا ہو یا خادم وہ حاکم ہو یا محکوم۔ وہ راعی ہو یا رعایا۔ وہ عورت ہو یا مرد۔ وہ خاوند ہو یا بیوی۔ وہ باپ ہو یا بیٹا۔ وہ ماں ہو یا لڑکی۔ کسی کا استثنیٰ نہیں۔ امت محمدیہ کا ہر فرد اس بات کی طرف مامور ہے۔ کہ دنیا کو نیکی اور ہدایت کا درس دے۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ کا عبد بنانے کی کوشش کرے جب تک یہ سلسلہ کی موجودگی۔

ہمیں ہرگز اس امر سے بے نیاز نہیں کر دیتی۔ کہ ہم تبلیغ اسلام اور اشاعتِ دین سے غافل ہو جائیں۔ بلکہ وہ جماعت بھی علیحدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں قائم ہے۔ جیسا کہ اس نے فرمایا:۔

(۲) ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر (آل عمران ع ۱۱) اور چاہیئے کہ تم میں سے ایک ایسا گروہ ہو۔ جو نیکی کی طرف دعوت دے اور نیکی کا سبق دے۔ اور برائی سے روکے۔

پھر اللہ تعالےٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

(۳) قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی۔ کہ اے اللہ کے رسولؐ۔ لوگوں کو یہ بتا دو۔ کہ یہ میری راہ ہے۔ میں علیٰ وجہ البصیرت تمہیں اللہ تعالےٰ کی طرف بلاتا ہوں۔ اور میرے پیرو بھی بلاتے ہیں۔

یہ آیت کریمہ بتا رہی ہے۔ کہ خدا کے نبی اور ان کی جماعت پر تبلیغ اور لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف دعوت دینا فرض ہوتا ہے۔ کیونکہ اسی طرح دنیا خدا کے آستانہ پر جھک سکتی ہے۔ اور اس سے یہ امر بھی واضح ہو جاتا ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا متبع ہے۔ وہ تو ضرور تبلیغ کے فرض کو ادا کرے گا۔ اور جو اس فریضہ سے غافل ہے۔ اس کا یہ دعویٰ کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا متبع ہوں۔ صرف ایک زبانی دعویٰ ہو گا۔ جس کے لئے اس کے پاس کوئی عملی شہادت نہیں۔ پس تبلیغ کے ذریعہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی متابعت کر سکتے ہیں۔

(۴) اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنھم ینفقون۔ (البقرہ ع ۱)

کہ مومن وہ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اقامتِ صلوٰۃ کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا۔ اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

یعنی مومن خدا کے دیئے ہوئے میں سے لوگوں پر خرچ کرتے ہیں۔ پس علم۔ سمجھ۔ دانش اور ہدایت۔ نبی کی شناخت کی توفیق۔ وقت یہ سب چیزیں مومن پر فرض ہیں۔ کہ دوسروں پر خرچ کرے۔ بعض احباب صرف اس لئے تبلیغ نہیں کرتے۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ ہمارے پاس وقت نہیں۔ یہ ایک نفس کا دھوکا ہے۔ اس کے تو یہ معنی ہوئے۔ کہ تبلیغ صرف بیکاروں اور نکموں کے لئے ہے۔ بلکہ قربانی تو یہی ہے۔ کہ آپ کے پاس وقت نہ ہو۔ اور پھر آپ اس کے حکم کو مانتے ہوئے تبلیغ پر وقت صرف کریں۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت کی توفیق دی۔ اگر ہم مومن ہیں۔ تو ہمارے لئے دوسروں تک اس پیغام کا پہنچانا ضروری ہے۔ ورنہ ہم خدا تعالیٰ کے حکم کے نہ ماننے والے ہوں گے۔ صرف ہمارا اپنا ایمان لے آنا کافی نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے مسلمان کی زندگی اس کے اپنے وجود سے زیادہ دوسروں کے لئے بنائی ہے۔ جب تک وہ دوسروں کو بھی اس روشنی سے منور نہ کرے۔ یہ ایک اصل ہے۔ جسے ہم میں سے ہر ایک کو یاد رکھنا ہے۔ بسا اوقات آدمی مطمئن ہو جاتا ہے۔ کہ میں حتی المقدور اپنی اصلاح کرتا ہوں۔ میں برائی سے بچتا ہوں۔ نیکیوں کو اختیار کرتا ہوں۔ لیکن کامل مومن بننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے نفس سے گزر کر دوسروں کی اصلاح کی طرف بھی مائل ہو۔

پس تبلیغ کی اہمیت واضح ہے۔ قرآن مجید اس مضمون سے بھرا پڑا ہے۔ جس کے لئے بیسیوں آیات اور پیش کی جا سکتی ہیں۔ کہ تبلیغ ہمارے لئے ایک فرض ہے۔ اور ہمارا ایمان خطرہ کے مقام پر ہے۔ اگر ہم تبلیغ کی طرف سے غافل ہیں۔ مالی قربانی ایک بہت بڑی قربانی ہے۔ اور ہماری جماعت آج دنیا کی جماعتوں سے اس امر میں ممتاز ہے لیکن تبلیغ بھی ایک اہم فریضہ ہے۔ جس کی طرف سے تمام دنیا غافل ہے۔ اور آج اندھیری رات میں چمکتے ہوئے ستارہ کی مانند صرف جماعت احمدیہ تبلیغ میں مشغول ہے۔ مگر کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہمارے قدم سست ہیں۔ ہم تیز رفتار ہوں۔ ہماری سعی ہماری طاقت سے کم ہے۔ ہم چل رہے ہیں ہمیں دوڑنا چاہیئے۔ اور مالی قربانی کرنے والے کو تبلیغ سے بے نیاز ہو جانا کبھی بھی واجب نہیں۔ ہر عمل اپنی نیکی خود حاصل کرتا ہے۔ (باقی)

درخواست دعاء

مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خاں صاحب انچارج ایکسرے ڈیپارٹمنٹ میو ہسپتال لاہور تحریر فرماتے ہیں:۔

میرے والد محترم شیخ عبد الرشید صاحب ٹبالوی کے متعلق بہت سے دوست دریافت فرما رہے ہیں۔ ان کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ مگر حالت ابھی خطرے سے خالی نہیں ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

پتہ مطلوب ہے

جمعدار کوارٹر ماسٹر ملک برکت اللہ صاحب نمبر ۸۰ انڈی پنڈنٹ ایم۔ اے سیکشن جھالسی کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ خاکسار نصیب خان کلرک معرفت سردار محمد عنایت اللہ خان صاحب جیرت احمد پور شرقیہ بہاولپور سٹیٹ۔

ولادت۔ میاں عطاء اللہ صاحب ایم۔ اے۔ ایس کو خداوند کریم نے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ عزیز نومولود میاں خدا بخش صاحب بھیروی کا پوتا اور مکرمی ماسٹر فقیر اللہ صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب کرام درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کی

زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رسم الخط

از جنید ہاشمی صاحب

دنیا میں رسم الخط کے جس قدر نمونے ملتے ہیں ان کی تاریخ مصر سے شروع ہوتی ہے۔ مصری کاہنوں سے ...... صرف پندرہ حروف لے کر اہلِ فنیقیہ نے سات مزید حروف کا اضافہ کیا اور پھر ان ۲۲ حروف کی اصلاح و تہذیب کی لیکن اس کے بعد یمن میں جاکر ان حروف میں عظیم تبدیلی پیدا ہوئی۔ اصلی مصری خط کی ابجد میں ۲۲ حروف تھے۔ جن میں اہلِ حیرہ نے معتدل اصلاح کی۔ اور یہی خط تھا جو اوّل کوفی کہلایا۔ اور پھر اس میں مزید اصلاح ہوتی گئی حتیٰ کہ خلفائے بنی امیہ اور خلفائے عباسیہ کی علمی قدردانی کے سبب خطِ کوفی جدید سے خطِ نسخ کے نام سے موسوم ہوا۔ عہدِ قدیم کے یہی ۲۲ مفردات تین تین چار چار حرفوں سے مرکب ہوکر چھ کلمات پر تقسیم ہوگئے۔ یعنی ابجد۔ ہوز۔ حطی کلمن۔ سعفص۔ قرشت = ۲۲ بعد ازاں چھ مزید حروف ث۔ خ۔ ذ (ثخذ) ض۔ ظ۔ غ (ضظغ) عربوں نے ایجاد کئے۔ یہ چھ حروف خالص لسانِ عرب سے مخصوص ہیں۔ کیونکہ دوسری زبانوں میں ان کے مخرج ہی نہیں ہیں۔ اس اضافہ سے عربی ابجد ۲۸ حروف پر مشتمل ہوگئی اور ان پر نقطے بھی عربوں نے لگائے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ عربوں نے منازلِ قمر کے حساب سے ۲۸ حروف وضع کئے اور چونکہ سیارے سات ہیں۔ اس مناسبت سے عرب کا کوئی کلمہ سات حروف سے زیادہ نہیں ہے۔ حروف الزوائد زیادہ سے زیادہ بارہ ہیں جو بروجِ فلکی کے مطابق ہے۔

اسی طرح اعراب (زبر۔ زیر۔ پیش) تین ہیں کیونکہ حرکتِ طبعی بھی تین ہیں (حرکتِ نار۔ حرکتِ زمین اور حرکتِ فلک) اربابِ لغت نے ابجد۔ ہوز کے عجیب وغریب معانی لکھے ہیں۔ کسی کا قول ہے کہ یہ ابجد بنانے والوں کے نام ہیں۔ کسی کا خیال ہے کہ یہ شیاطین کا نام ہے۔ کوئی انہیں سلاطین کا نام دیتا ہے۔ لیکن محققین کے نزدیک یہ سب مہمل روایات ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ علمائے ادب نے چھوٹے بچوں کو حفظ کرنے میں آسانی کے لئے ان کلمات کو ایجاد کیا تھا۔ اور اس ترتیب میں مخارج حروف کا بھی لحاظ رکھا تھا۔ یہ ترتیب صدیوں تک قائم رہی۔ لیکن چوتھی صدی ہجری میں ابن مقلہ کاتب نے اس ترتیب کو بدل کر ہم شکل حروف مسلسل لکھے یعنی ا ب ت ث ج ح خ ...... و نحو اور مزید آسانی ہوگئی کہ امتیاز کے لئے حروف پر مدور نقطے لگا دئیے۔ نبی کریم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی قوم عموماً اُمّی تھی۔ جیسا کہ خود قرآن شریف میں یہ آیت ہے "فبعث فی الامیین رسولا" اُس زمانے میں چھاپہ خانے تو کجا کاتب وحی کے لئے کاتب ملنا دشوار تھا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پہ قرآن کریم نازل ہونا شروع ہوا اور اسلام دن بدن جزیرۃ العرب میں پھیلنا شروع ہوا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے علم الخط کی طرف توجہ فرمائی۔ جنگ بدر میں کفار میں سے ستر قیدی ایسے تھے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان قیدیوں سے بجائے نقدی کے یہ فدیہ قرار دیا کہ ہر ایک قیدی کم از کم دس مسلمانوں کو علم الخط کی تعلیم دے۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ مسلمانوں میں تقریباً سات سو کاتبوں کا اضافہ ہوگیا۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ کتابت کا پہلا مدرسہ مدینہ منورہ میں قائم ہوگیا۔

اُدھر مکہ معظمہ کے قبیلہ قریش میں صرف پندرہ سولہ اشخاص ایسے تھے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ جن میں سے حضرت عمرؓ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت ابوعبیدہؓ۔ یزید بن سفیان۔ ابو حذیفہؓ طلحہؓ۔ ابوسفیان۔ معاویہؓ مشہور صحابی ہوئے ہیں۔

اس کے بعد جب فتوحات میں اضافہ ہوا تو سردارانِ عرب اور سلاطینِ عالم کو تبلیغی خطوط بھیجنے کی ضرورت پیش آئی۔ چنانچہ انہی میں سے مشہور کاتبوں نے فرامین لکھے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خطوط فرمانروایانِ عجم اور مصر وغیرہ کو روانہ کئے۔ ان کا رسم الخط۔ جو خط نبطی سے اہلِ یمن نے "مہذب خط" نکالا تھا اسے "مسند حمیری" کہتے ہیں۔ اس رسم الخط سے آگے چل کر خطِ حیری نکلا اور پھر کوفہ میں اس کی اصلاح ہوئی۔ اس خط کو شہر کی نسبت سے "خطِ کوفی" تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ لیکن یہ وہ اصطلاحی خطِ کوفی نہیں جسے عوام خطِ کوفی کہتے ہیں بلکہ یہ وہ خط ہے۔ جس کو اہلِ یمن اور اہلِ مکہ نے حیرہ والوں سے حاصل کیا تھا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرامین کا ایک بڑا حصہ تو تلف ہوچکا ہے۔ لیکن ایک فرمان جو سلیہ کذاب کے نام لکھا گیا اس کا عکس لنڈن کے پکچر میگزین میں ۱۸۹۶ء کے قریب شائع ہوا تھا۔ دوسرا ایک فرمان جو مقوقس حاکم مصر کے نام ۶ھ میں تحریر ہوا۔ اُس کا عکس فتوحِ مصر مصنفہ ابن حکیم میں موجود ہے۔

اِس خط کو دیکھنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس رسم الخط کو سوائے عربوں کے اور کوئی نہیں پڑھ سکتا تھا۔ کیونکہ حروف پر نہ اعراب ہیں اور نہ نقوط اور نہ علاماتِ اوقاف۔

خلفائے راشدین کے زمانے میں مسلمانوں کی فتوحات عرب سے نکل کر اقصائے عالم میں پھیلنے لگیں تو قرآن شریف کو ممالک مفتوحہ میں بھیجنا ضروری ہوگیا حضرت عثمانؓ کے عہد میں قرآن مجید کے چند نسخے مرتب ہوئے لیکن اس خط میں سینکڑوں نقلیں کرنا محال تھیں۔

خطوط اور عام مراسلات کے علاوہ عہدِ عثمانی تک جس قدر قرآن شریف لکھے گئے۔ وہ سب اِسی حیری خط میں تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جو قرآن پاک لکھا اس کا بھی یہی خط تھا۔ اس عہد تک قرآن کریم میں نقاط۔ اعراب اور علامات وقف لکھنے کا دستور نہ تھا۔ اس کے علاوہ لفظ کو توڑ کر دو حصوں میں لکھنا معیوب نہ تھا۔ مثلاً "وَرَسُوْلُہٗ" کو پہلی سطر میں "وَرَ" اور اگلی میں "سُوْلُہٗ" لکھ سکتے تھے۔ بلکہ اس وقت تک الف بھی سیدھا نہیں تھا بلکہ نیچے کا سرا پیچھے کو مڑا ہوا تھا "ا"

جہاں تک تاریخی شہادت ملتی ہے۔ خلافت حضرت عثمانؓ تک اس قدیم حیری خط میں کوئی ترمیم نہیں ہوئی۔ لیکن حضرت علیؓ کی خلافت میں آپؓ کے ایک خاص شاگرد ابوالاسود نے رسم خط میں ترمیم کی اور قرآن شریف میں اعراب بھی لگائے۔

اس بارے میں ایک دلچسپ روایت ہے کہ ابوالاسود بصرہ میں تھے کہ انہوں نے ایک عجمی شخص کو قرآن کریم پڑھتے سنا۔ جب وہ شخص اس آیت پر پہنچا کہ ان اللّٰہ بَرِیْءٌ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُہٗ تو اس نے "رَسُوْلُہٗ" کو بجائے زبر کے زیر سے پڑھا تو ابوالاسود سخت برہم ہوئے۔ کیونکہ اعراب کے بدل جانے سے معنی میں زمین وآسمان کا فرق ہوگیا تھا۔

چنانچہ وہ اسی وقت زیاد حاکم بصرہ کے پاس گیا اور کہا کہ پہلے میں قرآن شریف پر اعراب لگانے کو بدعت سمجھتا تھا۔ لیکن اب وقت آگیا ہے کہ میں اسے فرض سمجھوں۔ مجھے ایک کاتب دیجئے کہ میں قرآن پاک کو لکھوا دوں۔ یہ درخواست منظور ہوئی اور ابوالاسود کے پاس ایک کاتب بھیج دیا گیا۔

ابوالاسود نے کاتب کو اپنے قریب بٹھا کر ہدایت کی کہ اب میں تم کو قرآن مجید لکھواتا ہوں۔ سنو! جس حرف کے ادا کرنے میں میرا منہ کھل جائے اس کے اوپر تم ایک نقطہ لگاؤ جس حرف میں دونوں لب کناروں سے ملے ہوئے ہوں اور منہ کو گول کرکے ادا کروں تو تم اس کے آگے (دائیں جانب) ایک نقطہ دے دو۔ اور جس حروف کے ادا کرنے میں آواز کا رخ نیچے کی جانب ہو تو تم اس کے نیچے ایک نقطہ لگاؤ۔ کاتب نے اس پر عمل کیا۔

یہی نقاط تھے جو قرآن شریف میں سو برس تک اعراب کا کام دیتے رہے اور ان کی صورت بجائے لکیروں کے نقطوں کی شکل میں رہی۔ پیش بجائے اوپر کے حرف کے سامنے لگایا جاتا تھا۔ اور موجودہ تہجی میں تمیز کے لئے ب۔ ت۔ ث پر جو نقطے ہیں وہ زمانہ مابعد کی ایجاد ہیں اور اس کا عام رواج خلیفہ عبدالملک بن مروان (۹۶ھ) کے عہد سے ہوا ہے۔ اور اس کارِ خیر میں مشہور ظالم حجاج بن یوسف بھی شریک ہے۔

اسی طرح ابوالاسود نے حضرت علیؓ کی ہدایت کے مطابق عربی علم نحو کے ابتدائی قواعد منضبط کئے اور اس کے بعد اس نامور فاضل کے چاروں (نصیر بن عاصم۔ یحییٰ بن یعمر۔ میمون بن اقرن۔ عنبسہ بن معدان) خطاط شاگردوں نے رسم الخط میں نمایاں اصلاحات کیں۔ مثلاً مفرد اور زوج نقطے ایجاد کئے۔ اور اس طرح سے قرآن شریف کو عجمیوں کیلئے قابل مطالعہ بنایا۔

بنو امیہ کی دمشق میں حکومت قائم ہونے کے بعد قطبہ نامی ایک کاتب نے اس عہد کا پہلا قرآن شریف لکھا اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے حکم سے خالد بن ابی الہیاج نے طلائی کار قرآن مجید بڑی محنت سے تیار کیا۔ لیکن خلیفہ وقت نے قرآن شریف کو بوسہ دے کر واپس کر دیا۔ کیونکہ وہ اس کا صرف بیت المال پر نہیں ڈالنا چاہتے تھے۔ دوسرا کاتب ابو یحییٰ مالک بن دینار تھا۔ جو اجرت پر کتابت کرتا تھا۔ اس کے بعد عہد عباسیہ میں علوم وفنون کو غیر معمولی ترقی ہوئی۔ اور کتابتِ قرآن مجید کے حیرت انگیز نمونے اب تک ملتے ہیں۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ولادت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرصہ قبل ابوسفیان کے والد حرب بن امیہ حیرہ سے یہ رسم الخط سیکھ کر آئے اور اپنی اولاد اور خاص احباب کو سکھایا۔ جس سے یہ خط مکہ معظمہ میں رواج پا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جدّ اعلیٰ عبدالمطلب بھی لکھنا جانتے تھے۔ آپ کی ایک قلمی دستاویز قرضہ کے متعلق خلیفہ مامون الرشید کے خزانہ میں موجود تھی جو چمڑہ پر لکھی ہوئی تھی۔ مدینہ منورہ میں قبیلہ اوس اور خزرج کے بعض لوگ لکھنا جانتے تھے۔ اور جب اسلام مدینہ منورہ میں آیا تو انہیں بیس کاتب موجود تھے جن میں سعید بن زرارہ۔ منذر بن عمرو۔ زید بن ثابت رافع بن مالک۔ اسید بن حضیر۔ اوس بن خولی وغیرہ مشہور ہیں۔ (المنار)

دعائے نعم البدل

میری ہمشیرہ عزیزہ مسرت جو ۲۲ ہے بروز اتوار پیدا ہوئی تھی وفات پاگئی انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے نعم البدل اور ہم پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

محمد سلیم تنگلی از رتن باغ لاہور

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۲۸۷ میں محمد شریف ولد نواب الدین قوم گوجر ساکن چک ۸۰۳ جنوبی ڈاکخانہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ہم تین بھائی ہیں۔ بڑا بھائی اور چھوٹا بھائی غیر احمدی ہیں۔ ہم تینوں بھائیوں کا گزارہ زمینداری پر موقوف ہے۔ اور بڑا بھائی ہی میرے گھر کے خورد و نوش اور اشیائے ضرورت کا ذمہ دار ہے۔ نقد روپیہ تقسیم نہیں ہوتا۔ تاہم میں اقرار صحیح کرتا ہوں۔ کہ ماہوار مبلغ ۲ روپیہ خزانہ صدر انجمن میں داخل بمد وصیت کرتا رہوں گا۔ اور حسب توفیق اس پر زیادتی کرتا رہوں گا۔ اور جائداد کی تقسیم پر سیکرٹری بہشتی مقبرہ کو خبر دوں گا۔ جائداد کی دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو کہ میں اپنی زندگی میں ہی ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔

العبد: محمد شریف بقلم خود فرقان کورس
گواہ شد: خلیل الرحمن خان واقف زندگی فرقان فورس
گواہ شد: محمد عبد اللہ سیکرٹری مال فرقان کورس

وصیت نمبر ۱۲۳۲۸ میں زینب بیگم زوجہ مرزا عبد الجلیل صاحب مکان نمبر ۲۲۱۱ نیل روڈ نوشہرہ ڈاکخانہ خاص ضلع پشاور صوبہ سرحد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر مبلغ تین ہزار روپیہ اور زیورات طلائی قیمتی ۱۰۰۰/- ایک ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جائداد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

الامۃ زینب بیگم نوشہرہ
گواہ شد: کپتان ملک خادم حسین بی اے۔ بی سی سنٹر نوشہرہ
گواہ شد: عبد الجلیل بقلم خود خاوند موصیہ نوشہرہ

وصیت نمبر ۱۲۴۳۶ میں جنت بی بی زوجہ چوہدری محمد یوسف صاحب سکنہ چک ۴۹۷ شورکوٹ روڈ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۷/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر ۵۰۰/- روپیہ اور کلپ طلائی ۱/۲ تولہ قیمتی ۵۰/- روپیہ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

الامۃ: نشان انگوٹھا جنت بی بی زوجہ محمد یوسف صاحب چک ۴۹۷ شورکوٹ روڈ جھنگ
گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال
گواہ شد: دولت خان سیکرٹری مال جماعت چک ۴۹۷ شورکوٹ روڈ ضلع جھنگ۔

وصیت نمبر ۱۲۴۷۳ میں غلام محمد ولد حاجی نور احمد صاحب ساکن چک شیخ واہ ڈاکخانہ دنیا پور ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۲۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: غلام محمد چاہ شیخ واہ ملتان۔
گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد: حاجی نور احمد ولد موسیٰ بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۴۹۱ میں چوہدری میرا ولد چوہدری نبی بخش صاحب ساکن چک ۳۹۰/۷۰.B ڈاکخانہ کوٹلی نجابت ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک جوڑی بیل قیمتی ۱۰۵/- روپیہ دو عدد بکریاں قیمتی ۶۵/- ایک گاڑی قیمتی ۵۰/- روپیہ کل رقم ۲۲۰/- روپیہ بنتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت اپنی زندگی میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: چوہدری میرا ولد چوہدری نبی بخش چک ۳۹۰/۷۰.B ڈاکخانہ کوٹلی نجابت ضلع ملتان
گواہ شد: عبد الحی جمعدار نمبردار بقلم خود
گواہ شد: خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ضلع ملتان

وصیت نمبر ۱۲۴۴۹ میں رحمت جان زوجہ مولوی احمد خان صاحب نسیم ساکن قادیان حال ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ و منقولہ کوئی نہیں ہے۔ صرف ۴۰۰/- روپیہ حق مہر بذمہ خاوند اور کان کے بندے قیمتی ۵۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم حصہ وصیت کے ادا کر دوں۔ تو وہ میری وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔

الامۃ: رحمت جان بقلم خود اہلیہ مولوی احمد خان صاحب نسیم ربوہ۔
گواہ شد: احمد خان نسیم مولوی فاضل خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۵[illegible] میں امۃ السلام زوجہ مولوی محمد احمد صاحب نعیم ساکن قادیان حال ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ اور زیورات طلائی وزنی آٹھ تولہ ایک ماشہ قیمتی ۸۷۵/- روپیہ ہے۔ مہر اور زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر کوئی جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ اگر کوئی رقم حصہ وصیت کے طور پر ادا کر دوں۔ تو وہ حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔

الامۃ: امۃ السلام زوجہ مولوی محمد احمد نعیم ربوہ
گواہ شد: لعل خان بقلم خود چنگا بنگیال براستہ گوجر خان ضلع راولپنڈی۔
گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۶۰۵ میں زینب بی بی زوجہ چوہدری عبد الرحمن صاحب کشمیری سکنہ لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری کوئی جائداد اور زیور وغیرہ نہیں ہے۔ مہر مبلغ ۱۰۰۰/- ایک ہزار روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرا ماہوار جیب خرچ بھی ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا زینب بی بی موصیہ مذکور گواہ شد: محمد یوسف مسجد فضل لائلپور عبد الرحمن نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور

وصیت نمبر ۱۲۶۰۹ میں سید سعید احمد ولد سید نذیر حسین صاحب سکنہ کالووال سیداں ڈاکخانہ سوھا جنگ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۶۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے پاس اس وقت ۲۶۴/- روپے نقد اور ایک ہزار ۱۰۰۰/- روپے کے پلیسن فیکٹری کے حصص ہیں۔ جس کا ۱/۱۰ حصہ میں انشاء اللہ ادا کر دوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: سید سعید احمد موصی مذکور گواہ شد: عبد الرحمن کنٹونمنٹ بورڈ ڈلسیٹ کلاسٹر روڈ۔ کوئٹہ۔
گواہ شد: عبد الحمید خان ہیڈ ماسٹر کنٹونمنٹ بورڈ ڈلسیٹ سکول کلاسٹر روڈ۔ کوئٹہ۔

وصیت نمبر ۱۲۶۲۶ میں امۃ الحمید بیگم زوجہ چوہدری محمد طفیل صاحب کھوکھر ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد مبلغ ۵۰۰/- روپیہ زیورات طلائی وزنی چھ تولہ قیمتی ۶۰۰/- روپیہ سونا جو ابھی تک زیور کی شکل میں نہیں ہے۔ اس کی قیمت خرید ۳۰۰/- روپیہ زیورات چاندی قیمتی ۵۰/- روپیہ کل جائداد قیمتی ۱۴۵۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد اور ثابت ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔

الامۃ: امۃ الحمید بیگم زوجہ چوہدری محمد طفیل صاحب معرفت فضل عمر کلاتھ ہاؤس اوکاڑہ گواہ شد: چوہدری محمد طفیل خاوند موصیہ گواہ شد چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۱۸۹۶ میں عبد القادر ولد مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ساکن ربوہ حال گنڈا سنگھ ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت ربوہ میں ایک کنال زمین لی ہوئی ہے۔ جس کی قیمت ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد ۱۷۶/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: عبد القادر

گواہ شد: مرزا محمد صدیق بیگ امیر جماعت احمدیہ قصور
گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد: صالحہ نسیم اہلیہ موصی مذکور

مختلف مقامات پر تبلیغ احمدیت

جماعت احمدیہ ایبٹ آباد

پیشگوئی لیکھرام پر ایک تبلیغی جلسہ کیا گیا ایبٹ آباد کے علاوہ پانچ مختلف مقامات کے ۵۰ معزز شہری مستقل طور پر زیر تبلیغ ہیں۔ ان کو لٹریچر باقاعدہ مہیا کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ۴۲ ٹریکٹ آٹھ پرچے الفضل خاص نمبر غیر احمدی احباب کو مطالعہ کے لئے دیئے گئے مولوی عبد الحق صاحب اور محمد اعظم صاحب نے تبلیغ میں نمایاں حصہ لیا۔ زیر تبلیغ افراد میں سے اکثر متاثر ہیں۔ یوم تبلیغ پر ۲۵۰ ٹریکٹ تقسیم ہوئے۔ اپنے حلقہ تعارف میں ہر احمدی نے تبلیغ کی۔

چک چھٹہ ڈھیرانوالی ضلع گوجرانوالہ

۲۰ افراد مستقل زیر تبلیغ ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۲۲ ٹریکٹ حق پسند احباب تک سے جائے گئے مضافات میں مختلف دوست روزانہ ۸ یا ۱۰ افراد تک پیغام حق پہنچاتے ہیں۔ عبد العزیز صاحب، سلطان احمد صاحب، رحمت خان صاحب رمضان صاحب تبلیغ میں خوب دلچسپی لیتے ہیں یوم تبلیغ کے موقعہ پر ۱۵ احباب کو تبلیغ دی گئی

قصور

عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۵/۳۰ احباب کو تبلیغ کی گئی۔ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ جن سے پڑھنے والے متاثر ہوتے۔ یوم تبلیغ کے موقعہ پر اپنے حلقہ معارف میں ہر احمدی نے تبلیغ کی۔

کراچی

تبلیغی جلسے کئے گئے (جلسہ مصلح موعود اور احمدیہ لٹریری سوسائٹی کے ماتحت ۴ اجلاس جن میں ۲۵/۳ غیر احمدی احباب شامل ہوتے رہے) احمدیہ نشر کا لیجیٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے ۸۰۰ عدد تبلیغی ٹریکٹ شائع کرکے کالجوں و ہوسٹلوں میں تقسیم کئے گئے۔

لائبریریوں اخبار المصلح رکھانے کا انتظام کیا گیا۔ ۲۸ کتب ۳۰ لم۔ بہ۔ ا کے مطالعہ غیر احمدی احباب کو دی گئیں۔ ۳۰ تبلیغی خطوط لکھے گئے تبلیغ کرنیوالوں میں سے حکیم فیض مینائی صاحب اور بابو اللہ داد صاحب قابل ذکر ہیں۔

ایک حلقہ میں ایک تبلیغی بورڈ پر حضرت اقدس کی کتب سے اقتباسات اور تبلیغی عبارتیں لکھی جاتی ہیں۔ جو لوگ پڑھتے ہیں۔

موتمر اسلامی کے اجلاس میں مرکز سے آمدہ نمائندگان سے تعاون کیا گیا۔ اور ضروری لٹریچر کانفرنس کے نمائندگان کو دیا گیا۔

دو جرمن اور ایک ڈچ جرنلسٹ کو چائے پر مدعو کرکے سلسلہ کی کتب پیش کی گئیں۔

پنڈدادنخان

۵۳ معززین شہر کو بذریعہ ڈاک ٹریکٹ بھجوائے گئے ۴۰ اصحاب کو دستی پہنچائے گئے۔ زبانی بھی تبلیغ کی گئی۔

ترگڑی

مختلف مقامات کے بیس اصحاب کو پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ ۱۵ ٹریکٹ خواندہ احباب کو دیئے گئے۔

خانیوال

مضافات کے ۵ دیہات میں پانچ وفود بنا کر تبلیغ کے لئے بھجوائے گئے۔ شہری حلقوں کے سول افسران، ریلوے ملازمان اور دیہات میں اکثریت کو پیغام حق پہنچایا گیا۔

اوکاڑہ

۴۷ افراد جماعت میں سے ۲۸ دوستوں نے فریضہ تبلیغ ادا کیا۔ ۲۰۵ ٹریکٹ تقسیم ہوئے ۸ کتب سلسلہ بغرض مطالعہ لائبریری سے دی گئیں۔ یوم تبلیغ پر دس حلقے بنائے گئے۔ بارش کی وجہ سے سات حلقوں میں کام ہوا۔ ۲۰۹ ٹریکٹ تقسیم ہوئے ۱۶۳ افراد تک پیغام حق زبانی گفتگو کے ذریعہ پہنچایا گیا۔

باندھی ضلع نواب شاہ

اجلاس کی صورت غیر احمدی دوستوں کو جمع کرکے پیغام حق پہنچایا گیا اور معترضین کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ لوگ اچھا اثر لے کر گئے۔

سات حلقے بنا کر تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے زبانی گفتگو کے ذریعہ بھی پیغام حق پہنچایا گیا۔

محمد آباد سندھ

۱۰ حلقے بنا کر تبلیغ کا پروگرام بنایا گیا۔ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ بعض جگہ کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں تقریباً سولہ (۱۶) گوٹھوں میں تبلیغ حق کی گئی۔ سندھیوں نے محبت سے ہماری باتیں سنیں۔

(ناظر دعوت تبلیغ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

چوہدری رفیق احمد صاحب جمیل چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ کاملہ صحت عطا فرمائے۔ نیز ان کے ایک عزیز راولپنڈی میں سخت بیمار ہیں ان کی شفایابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (۲) محمد رفیق صاحب سنت نگر بیکار ہیں ان کے برسر روزگار ہونے کے لئے بھی درخواست دعا ہے

(خاکسار غلام محمد ثالث)

ہمارے مشتہرین آرڈر دیتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں!

ضرورت ہے

سندھ اسٹیٹس کے لیے چند اکاؤنٹنٹوں کی ضرورت ہے۔ تعلیم کم از کم میٹرک ہونی چاہیئے۔ حسابات کے کام کا تجربہ ہو۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔ درخواستیں مقامی امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائی جائیں

(وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ)

اسلام آباد کے حصہ داران کے لئے ضروری اطلاع

اسلام آباد کی اراضیات ابھی تک منسوخ نہیں ہوئیں۔ چونکہ اکثر حصہ داران نے وہاں جا کر کام کرنے سے انکار کر دیا ہے اور رقم جو باچھ کی گئی تھی۔ ان کی ادائیگی سے بھی انکار کر دیا ہے۔ اس لئے بقایا اقساط کی ادائیگی کے لئے سوائے اس کے چارہ نہیں۔ کہ کچھ حصہ اراضی فروخت کر دیا جائے۔ اور بقایا اقساط ادا کر دی جائیں۔ اگر حصہ دار اراضی خرید نا چاہے تو خود خرید سکتا ہے۔ جو دوست خود نہ خریدنا چاہیں۔ وہ خریدار مہیا کرنے میں مدد فرمائیں۔ گورنمنٹ سندھ کی اعلان کردہ قیمت نقد دو صد روپیہ فی ایکڑ ہے۔ اور دس سالہ اقساط قریباً دو سو اسی روپیہ ہو جاتی ہے میں نے کل ۱۷۰ روپے کا مطالبہ کیا ہے۔ جس میں ایک صد روپے نقد اور ۷۰ روپے باقساط سال میں ادا کرنے ہونگے۔ زمین فروخت نہ کی گئی۔ تو تمام رقم کا ضائع ہو جانا یقینی ہے۔ اس دفعہ ۵۰۰ من کے قریب دھان ہوئی ہے جو ابھی فروخت نہیں ہوا۔ زمین (A) کلاس ہے۔ اور پانی کافی ہے۔

(چوہدری) فتح محمد سیال معرفت منیجر الفضل

چار دن کے اندر بڑے اشتراکی حملہ کی توقع

ٹوکیو ۲۳ اپریل۔ چینیوں نے پیونگ ہانگ کے جنوب اور مشرق میں ۳۵۰۰۰۰ تازہ دم فوجیں ان مقامات پر اتاری ہیں جہاں سے اقوام متحدہ کی فوجوں کی موجودہ صفوں پر چار دنوں کے اندر بڑا اجوابی حملہ کیا جا سکے۔ خفیہ اطلاعات کے مطابق ان نئی افواج کو جزیرہ نما کے عرض کے نصف حصہ میں پھیلا دیا گیا ہے۔

جنرل وین فلیٹ نے اس خیال کی تائید کی ہے کہ غالباً اس جوابی حملہ میں جو کسی وقت بھی ہو سکتا ہے، طاقت ور اشتراکی فضائیہ کی بھی شرکت ہوگی

کل مخبروں کو دشمنوں کی فوجی تیاریوں کے نئے نشانات نظر آئے۔ اشتراکی محاذ کے رستوں پر دشمن کے سفید شناختی تختے آویزاں کر دیئے گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس طرح ایک خط قائم کر دیا گیا ہے جس سے آگے بڑھ کر اشتراکی زمینی اور فضائی حملہ کریں گے۔ (دستار)

ہوزری کی صنعت کو فروغ دینے کے سلسلے میں پنجاب ہوزری فیڈریشن کے مطالبات

لاہور ۲۳ اپریل۔ پنجاب ہوزری فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری مسٹر معین الدین لسنز ہونے کل سہ پہر ایک پریس کانفرنس میں صنعت کاران ہوزری کی مشکلات پر روشنی ڈالتے ہوئے حکومت سے ان کے فوری ازالہ کا مطالبہ کیا۔ اس سلسلے میں انہوں نے حسب ذیل مطالبات پیش کئے (۱) صوبائی اور مرکزی حکومتیں اپنی ہوزری کی سول اور فوجی ضروریات کو پورا کرنے کے سلسلے میں بدیسی مال پر پاکستانی مال کو ہر صورت ترجیح دیں تاکہ اس صنعت کی مزید ترقی کی صورت نکل سکے (۲) بیرونی ممالک میں جو صنعتی وفود بھیجے جاتے ہیں ان میں ہوزری کے صنعت کاروں کو بھی نمائندگی دی جایا کرے تاکہ جدید تجربات سے یہاں کے صنعت کار بھی فائدہ اٹھا سکیں (۳) موجودہ تجارتی معاہدے کی رو سے ہندوستان اس امر کا مجاز نہیں ہے کہ وہ ہوزری کا بنا ہوا اونی یا سوتی مال پاکستان بھیجے اس امر کی نگرانی ضروری ہے کہ وہ ریڈی میڈ مال کے تحت ہوزری کا مال نہ بھیج سکے (۴) ہوزری ایک گھریلو دستکاری ہے اس وجہ سے اسکو سیل ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے (۵) ہوزری فیڈریشن کو امپورٹ لائسنس دیئے جائیں تاکہ وہ تجارتی معاہدے کے مطابق ہندوستان سے سوت درآمد کرکے اپنی ضروریات پوری کر سکیں (۶) ہوزری کی فیکٹریوں کو جدید طریقوں پر چلانے کے لئے ضروری ہے کہ صنعت کاروں کو کارپوریشن وغیرہ کے ناجائز دباؤ سے آزاد کرایا جائے۔ ہوزری انڈسٹری کیلئے حسب ضرورت بجلی کی فراہمی کا خاطر خواہ بندوبست کیا جائے (۸) ہوزری صنعت کاروں کو مالی امداد دی جائے (۹) مرکزی سوت کمیٹی میں فیڈریشن کے نمائندے لئے جائیں تاکہ حکومت اور فیڈریشن کے درمیان موثر تعاون کی صورت پیدا ہو سکے (۱۰) سوت کی موجودہ گرانی کے پیش نظر سوت پر دوبارہ کنٹرول عائد کیا جائے۔ (اسٹاف رپورٹر)

امریکہ اور جاپان کا دفاعی معاہدہ

ٹوکیو ۲۳ اپریل۔ جاپان کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پیر تک جاپان اور امریکہ کے درمیان دفاعی معاہدہ ہو جائے گا۔ امریکی وفد کے ارکان جاپان کے محکمہ خارجہ کے افسروں سے تفصیلات طے کرنے میں مصروف ہیں۔ پیر کے روز جاپانی وزیر اعظم اور امریکی وفد کے رہنما کے درمیان بات چیت ہوگی۔ آجکل جاپانی وزیر اعظم انتخابی دورے میں مصروف ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ معاہدہ امن میں دفاعی امور سے متعلق دفعات شامل نہیں ہیں۔

جنرل میکارتھر کے مشورے پر عمل کرنے سے امریکہ بالکل تنہا رہ جائے گا

واشنگٹن ۲۳ اپریل۔ امریکی اٹارنی جنرل ہاورڈ میک گراتھ نے کہا ہے کہ ہم فارموسا کو دشمن کے حوالے کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے

انہوں نے کہا کہ ڈیموکریٹک پارٹی کے ارکان یہ کہہ رہے ہیں کہ صدر ٹرومین نے جنرل میکارتھر کو امریکی اور اتحادی کمانوں سے معزول کرکے چین کو خوش کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ اس بیان کا حقائق سے کوئی تعلق نہیں۔ چین کے ساتھ جنگ کرنے سے انکار کرنا چین کو خوش کرنے کے مترادف نہیں ہو سکتا۔ معترضین کی طرف سے یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ چین پر حملہ کرنے کی حمایت سے انکار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم فارموسا کو دشمن کے قبضے میں دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لیکن یہ بیان سفید جھوٹ ہے ایسی پالیسی جو اقوام متحدہ کو نظر انداز کر دے یا متنازعہ فیہ مسائل کو طاقت کے زور پر حل کرنے پر مبنی ہو ناکامی کا پیش خیمہ قرار دی جا سکتی ہے

اس دلیل پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ اقوام متحدہ کی فوجوں کو مانچوریا پر بمباری کرنی چاہیئے یا چین پر براہ راست حملہ کرنا چاہیئے۔ مسٹر میک گراتھ نے کہا ابھی تک اس دلیل کو حق بجانب ثابت کرنے کے لئے کوئی ایسی وجہ جواز پیش نہیں کی گئی جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ چین پر حملہ کرنے سے کوریا میں جنگ بند ہو جائے گی۔ اس کے برعکس اس کا اثر بالکل الٹ ہوگا۔ ممکن ہے اس کی وجہ سے چینی کمیونسٹ یا روسی فوج کوریا کے علاوہ دوسرے علاقوں پر بمباری شروع کر دے۔ نیز کہا اگر جنرل میکارتھر کے کہنے پر عمل کیا تو ایشیا میں ہم تنہا رہ جائیں گے اور ہمارا کوئی دوست نہیں رہے گا

انجمن حمایت اسلام لاہور کا اٹھاونواں سالانہ اجلاس ختم ہوگیا

لاہور ۲۳ اپریل۔ انجمن حمایت اسلام لاہور کا اٹھاونواں سالانہ جلسہ تین روز تک جاری رہنے کے بعد کل رات ختم ہوگیا۔ اتوار کے دن پہلی نشست میں صدارت کے فرائض گورنر پنجاب ہز ایکسی لینسی سردار عبدالرب نشتر نے انجام دیئے۔ آپ نے خطبہ صدارت ارشاد کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ پاکستان کا قیام اس لئے عمل میں لایا گیا ہے کہ تا مسلمان روئے زمین پر بسنے والی تمام قوموں کے امام بن سکیں۔ اس ضمن میں آپ نے ان عظیم ذمہ داریوں پر بھی روشنی ڈالی جو اس بلند مقصد کے حصول کے سلسلے میں مسلمانان پاکستان پر عائد ہوتی ہیں۔

دوران تقریر میں ہز ایکسی لینسی نے انجمن حمایت اسلام کی تعلیمی خدمات کو سراہتے ہوئے اس کے قیام کی غرض وغایت اور اس کی کارگزاریوں میں اپنی ذاتی دلچسپی اور لگاؤ کا بھی تفصیل سے ذکر کیا اور فرمایا کہ میں گزشتہ دو سال میں انجمن کو جیسا کہ انگریزی محاورے میں کہتے ہیں out of the way جا کر بھی ہر قسم کی امداد بہم پہنچاتا رہا ہوں۔ کیونکہ میرے نزدیک یہ انجمن قیام پاکستان کے اصل مقصد کو پورا کرنے میں بہت ممد ثابت ہو سکتی ہے۔ آپ نے آئندہ بھی اس اعانت کو جاری رکھنے کا وعدہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اگرچہ میں اب صرف آئینی گورنر ہوں۔ لیکن ایک شہری کی حیثیت سے میں اپنے فرائض سے غفلت نہیں برت سکتا۔ میں اب بھی ہر ممکن طریق سے انجمن کی مشکلات کو حل کرنے اور اسے زیادہ سے زیادہ امداد پہنچانے کی کوشش کرتا رہوں گا۔

آپ نے انجمن کی ان ضروریات کا ذکر کرتے ہوئے جو انجمن کے صدر ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین نے ایڈریس میں پیش کی تھیں۔ فرمایا کہ اب انجمن کو ان تمام ضروریات کو پورا کرنے کے سلسلے میں متعلقہ وزراء کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ البتہ جہاں تک اسلامیہ کالج کے لئے متبادل عمارات مہیا کرنے کا سوال ہے۔ مجھے امید ہے کہ انجمن کا یہ مطالبہ بہت جلد یا بدیر پورا ہو جائے گا۔ چار روز ہوئے ہیں میں نے متعلقہ افسر کو بلا کر کہا ہے کہ وہ جلد سے جلد نئی عمارت کا بندوبست کرے۔ اسوقت کئی ایک عمارتیں زیر غور ہیں۔ ان میں سے ایک عمارت ایسی بھی ہے جس میں ایک اور ادارہ چل رہا ہے۔ مشکل صرف یہ ہے کہ جب تک اس ادارے کو کوئی موزوں عمارت نہ دی جائے۔ اس وقت تک اس سے موجودہ عمارت خالی نہیں کرائی جا سکتی۔ اس میں کچھ وقت لگے گا۔ تاہم میری کوشش یہی ہوگی کہ اس میں غیر ضروری التوار نہ ہونے پائے۔ میں سمجھتا ہوں اگر حکومت اور دونوں متعلقہ ادارے سر جوڑ کر بیٹھیں۔ تو اس مشکل کو حل کر سکتے ہیں۔

بہرحال اس ادارے کے لئے بھی موزوں عمارت مہیا کرنا ضروری ہے تاکہ ان کو بھی اطمینان نصیب ہو۔ اور آپ بھی مطمئن رہیں۔

رات کے اجلاس کی صدارت وزیر اعلیٰ آنریبل میاں ممتاز محمد دولتانہ نے کی۔ آپ نے بھی ایک مختصر سی تقریر کے دوران میں انجمن کو ہر ممکن امداد دینے کا وعدہ دلایا (اسٹاف رپورٹر)

کینیڈا ہوا بازوں کو تربیت دے رہا ہے

مغربی یورپ کے ایک سو سے زائد ہوا باز طلباء آجکل کینیڈا میں تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ جس طرح جنگ کے دوران میں دولت مشترکہ میں ہوائی تربیت کا منصوبہ عمل میں آ رہا تھا۔ اسی طرح شمالی اوقیانوسی تنظیم میں تعاون کا عملی مظاہرہ ہو رہا ہے اوقیانوسی طاقتوں کے کیڈٹوں کو ہوائی تربیت دینے کی سکیم چلا کر کینیڈا اجتماعی سلامتی کے کام میں مدد دے رہا ہے۔ یہ تربیت مغربی یورپ کے دفاع کو مضبوط بنانے میں ایک اہم کردار ادا کرے گی پچھلی جنگ کے دوران میں دولت مشترکہ کے ہوائی تربیتی منصوبے میں کینیڈا نے ۲۹۹ تربیتی یونٹ منظم کئے۔ جن میں ایک لاکھ ۳۰ ہزار ہوا بازوں کو تربیت دی گئی۔ اب ایک دفعہ پھر کینیڈا نے اپنے عظیم ذرائع آزاد قوموں کے حوالے کر دیئے ہیں

(ب ۔ ا ۔ س)

لندن ۲۳ اپریل۔ چونکہ برطانیہ میں عنقریب اخباری کاغذ کی قیمت ۷۰ پاؤنڈ فی ٹن ہونے والی ہے اور غالباً ۸۰ پاؤنڈ فی ٹن تک بڑھے گی حالانکہ جنگ کے پہلے اس کی قیمت ۱۰ پاؤنڈ فی ٹن تھی۔ اسلئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ برطانیہ میں ایک پیٹی کے اخبار اب ختم ہونے والے ہیں۔ (استار)

رجسٹر نمبر ایل ۵۲۵۴